بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسمیٰ باسم تاریخی

تمہید ایمان

بآیات قرآن

۱۳۲۶ھ

از

اعلیٰحضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت الشاہ

محمد احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ

رضا اکیڈمی ممبئی

۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

مسلمانو! مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کے پروانو!

اپنے پیارے محبوب علیہ والصلاۃ والسلام کی

عظمت اپنے سینوں میں جمانے کے لیے

۱۳۲۶ھ

کا مطالعہ کرو

جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان کا صحیح معنی
صرف قرآن عظیم کی آیتوں کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے

پیارے بھائیو! اس کو پڑھنے سے سچا حقیقی ایمان سینہ میں جلوہ گزیں ہوتا ہے اور
ایمان کمال وقوت پاتا ہے اس شربت ایمان کو نظر کے ساغر میں ڈھال کر قلب مومن کو پلائیے

از تبرکات امام اہلسنت اعلیحضرت مجدد اعظم مولنا الشاہ

محمد احمد رضا خان رضی اللہ تعالےٰ عنہ

طابع وناشر

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ
بمبئی ۳

ہدیہ

دعائے صحت اور
بقائے ظل عنایت برائے
حضور مفتی اعظم ہند قبلہ

تمہید ایمان بآیاتِ قرآن

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ علٰی سیّدِ المُرسَلِینَ خاتمِ النَّبِیّٖن مُحمّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحابِہٖ اَجمَعِینَ اِلٰی یَومِ الدِّینِ بِالتَّبجِیلِ وَحَسبُنَا اللہُ وَنِعمَ الوَکِیلُ ط

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو السَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز کثیر السیآت کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت دل میں سچی عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے آمین یا ارحم الراحمین

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّآ اَرسَلنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیرًا ۝ لِّتُؤمِنُوا بِاللہِ وَرَسُولِہٖ وَتُعَزِّرُوہُ وَتُوَقِّرُوہُ ط وَتُسَبِّحُوہُ بُکرَۃً وَّاَصِیلًا ۝ اے نبی بیشک ہم نے بھیجا تمھیں گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی

ف آیت اولیٰ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان ہے
پ ٢٦ ع ٩

تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ مسلمانو دیکھو دین اسلام بھیجنے قرآن مجید
اتارنے کا مقصود ہی تمھارا مولیٰ تبارک و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے اوّل یہ کہ لوگ اللہ و
رسول پر ایمان لائیں دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں سوم یہ کہ
اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔ مسلمانو ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو سب میں
پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو۔ اس لیے کہ بغیر ایمان تعظیم بکار آمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضاتِ کافرانِ لئیم میں
تصنیفیں کر چکے لکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم
ہوئی دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے
پھر جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزارے سب
بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کرکے اپنے طور پر ذکر و عبادت الٰہی میں
عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے
ہیں مگر ازاں جا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً قابل قبول
بارگاہِ الٰہی نہیں۔ اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ جو کچھ اعمال انھوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دیے ایسوں ہی کو فرماتا ہے
عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ
بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ مسلمانو کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں۔ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

ف۱ آیت ۳ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ماں باپ اولاد سارے جہان سے زائد ہونی شرطِ نجات ہے۔

الْفٰسِقِیْنَ ۝ اے نبی تم فرمادو کہ اے لوگو تمھارے باپ تمھارے بیٹے تمھارے بھائی تمھاری بیبیاں تمھارا کنبہ تمھاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمھیں اندیشہ ہے اور تمھاری پسند کے مکان اِن میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا اُسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ **تمھارے پیارے نبی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُس کے پاس اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ اس نے تو بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں **مسلمانو** کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔ بھائیو خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے

پ ۲۰ ع ۱۳

ف آیت ۳ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت کا زبانی ادعا کافی نہیں بلکہ امتحان ہوگا۔

اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی۔ یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی
اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا ہاں ہاں سنتے ہو آزمائے جاؤ گے
آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے
کہ جو باتیں اس کے حقیقی واقع ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں۔ ابھی قرآن و
حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن
لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کیسی ہی عقیدت کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے
تمہارے باپ تمہارے استاد تمہارے پیر تمہاری اولاد تمہارے بھائی تمہارے احباب
تمہارے بڑے تمہارے اصحاب تمہارے مولوی تمہارے حافظ تمہارے مفتی
تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں اُن کی عظمت اُن کی محبت کا نام
نشان نہ رہے فوراً اُن سے الگ ہو جاؤ دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو اُن کی
صورت اُن کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو
نہ اس کی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص انھیں کی شان میں گستاخ
ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا اُس کے جُبّے عمامے پر کیا جائیں بہتیرے یہودی جُبّے
نہیں پہنتے عمامے نہیں باندھتے اس کے نام علم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں کیا بہتیرے
پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اُس نے حضور سے
گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اُسے ہر بُرے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اُسے
برا کہنے پر بُرا مانا یا اُسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اس
کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ تمھیں انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں

ف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت کا امتحان کیا ہے۔

پاس ہوئے۔ قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اُس سے کتنی دور نکل گئے مسلمانو کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ اُن کے بدگو کی وقعت کرسکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ اُن کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اُس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو دیکھو وہ کیوں کر تمھیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے دیکھو

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ط اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵ تو نہ پائے گا انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ اُن کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنھوں نے خدا اور رسول سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور اُنھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے اُن میں۔ اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔ اس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے وہ مسلمان اس سے دوستی نہ کریگا جسکا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے بھائی عزیز سب کو گنا یا یعنی کوئی کیسا ہی تمھارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمھیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ کا

پ ۲۸ ع ۴ ف آیت ۲: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا اگرچہ اپنا باپ ہو جو اس سے محبت رکھے وہ مسلمان نہیں۔

اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لیے بس تھا مگر دیکھو وہ تمھیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمھیں کیا فائدے حاصل ہوں گے (۱) اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں انشاء اللہ تعالیٰ حسنِ خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا (۲) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمھاری مدد فرمائے گا۔ (۳) تمھیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ (۴) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے خدا والے ہو جاؤ گے۔ (۵) مونھ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں۔ (۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔ (۷) یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی۔ بندے کے لیے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ مسلمانو خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کر دے تو واللہ کہ مفت پائیں پھر زید و عمرو سے علاقۂ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن عظیم کی عادت کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے نہ ماننے والوں پر عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کے لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سُن لیجیے۔

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں تو وہی لوگ ستمگار ہیں اور فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ (الٰی قولہ تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ اَنَا

اَعۡلَمُ بِمَاۤ اَخۡفَیۡتُمۡ وَمَاۤ اَعۡلَنۡتُمۡ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡهُ مِنۡکُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ۝ (الی قولہ تعالیٰ) لَنۡ تَنۡفَعَکُمۡ اَرۡحَامُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ ج یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ج یَفۡصِلُ بَیۡنَکُمۡ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۝ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔ تمھارے رشتے اور تمھارے بچے تمھیں کچھ نفع نہ دیں گے قیامت کے دن۔ اللہ تم میں اور تمھارے پیاروں میں جدائی ڈال دیگا کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ تمھارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور فرماتا ہے وَمَنۡ یَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ جو تم میں دوستی کرے گا تو بیشک وہ انھیں میں سے ہے بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا اس آیۂ کریمہ نے بالکل تصفیہ فرما دیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی انھیں میں سے ہے انھیں کی طرح کافر ہے ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ اور وہ کوڑا ابھی یاد رکھیے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمھارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں۔ اب وہ رسی بھی سن لیجیے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝ وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا ۝ بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اللہ نے ان کیلیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اُسے کون ایذا دے سکتا ہے۔ مگر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔ ان آیتوں سے اُس شخص پر

کی لعنت اور سخت عذاب ہے۔

پ ۲۸ ع ۷ آیت ۹، جو گستاخ سے دل میں تعظیم میل رکھے اس پر تازیانہ ف آیت کریمہ جو اس سے میل جول رکھے خود کافر ہے۔

آیت ۸ و ۹ گستاخ پر دونوں جہان میں اللہ

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے سات کوڑے ثابت ہوئے (۱) وہ ظالم ہے (۲) گمراہ ہے (۳) کافر ہے (۴) اُس کے لیے دردناک عذاب ہے (۵) وہ آخرت میں ذلیل وخوار ہوگا (۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی (۷) اُس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ **اے مسلمان اے مسلمان** اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدارا ذرا انصاف کر۔ وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترک کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو جنت مقام ہو اللہ والوں میں شمار ہو مرادیں ملیں خدا تجھ سے راضی ہو تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو آخرت میں خوار ہو خدا کو ایذا دے خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں مگر جانِ برادر خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے **الم احسب الناس** کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے۔ امتحان نہ ہوگا

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے دیکھو وہ فرمارہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو دیکھو وہ فرمارہا ہے کہ میں غافل نہیں ہوں میں بے خبر نہیں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں تمہارے اقوال سن رہا ہوں تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں دیکھو بے پرواہی نہ کرو پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو اللہ رسول کے مقابل ضد سے کام نہ لو دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے بے اس کی رحمت کے کہیں پناہ نہیں دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا عذاب ہو کر خواہ رب کی

رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے اُن کی عظمت ان کی محبت مدار ایمان
ہے قرآن مجید کی آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اُس پر دونوں جہان میں خدا
کی لعنت ہے **دیکھو** جب ایمان گیا پھر اصلا ابدالآباد تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلا
عذاب شدید سے رہائی نہ ہوگی گستاخی کرنے والے جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں
وہ اپنی بھگت رہے ہوں گے تمھیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں پھر ایسوں
کا لحاظ کرکے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضب جبار و عذاب نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات
ہے **للہ للہ** ذرا دیر کو اللہ و رسول کے سوا سب این و آں سے نظر اٹھا کے آنکھیں بند کرو
اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے
اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع
وجاہت جو ان کے رب نے انھیں بخشی اور ان کی تعظیم ان کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بنا
رکھی اسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت
نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ اس نے محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی کیا اس نے ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس پر نہ بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی وسعت علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعت علم پر ایمان نہ لایا۔ مسلمانو خود اسی بدگو سے
اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ
اسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا کیا توہین نہ
ہوگی اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار
مانے گا تو اسے چھوڑیے اور کسی معظم سے کہہ دیکھیے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو
کیا کچہری میں جاکر آپ کسی حاکم کو انھیں لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں دیکھیے ابھی ابھی کھلا جاتا
ہے کہ توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر
نہیں۔ ضرور ہے اور بالیقین ہے کیا جس نے شیطان کی وسعت علم کو نص سے

ف مسلمانوں کو اللہ و رسول یاد دلا کر بدگویوں کے کلمات کی نسبت استفسار اور روشن بیانوں سے خدا و رسول کی شان میں ان کے دشنام ہونے کا اظہار

ف دشنامیوں کی پہلی دشنام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

ف دوسری دشنام

ثابت مان کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وسعت علم ماننے والے کو کہا "تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے" اور کہا "شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے" اس نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں۔ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لیے ثابت کرنا شرک ہوگی وہ جس کسی کے لیے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے یہ وسعت علم ماننی شرک ٹھہرائی گئی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لیے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے مونھ ابلیس کے لیے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرا دیا۔ **مسلمانو** کیا یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی۔ ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اُس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے ابلیس لعین کو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ اُن کے لیے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ **مسلمانو** کیا خدا اور رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں۔ ضرور ہے **کیا جس نے کہا** "کہ بعض

ف تیسری دشنام

علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی۔ کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے **مسلمان مسلمان** اے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ۔ کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہہ گزر سکتا ہے۔ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی اُن کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود انھیں بدگویوں سے پوچھ دیکھ کہ آیا تمھیں اور

تمہارے استادوں پیرجیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سوئر کو ہے تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسے کتے کو ہے تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں الّو گدھے۔ کتے۔ سوئر کے ہمسرو۔ دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد و پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں۔ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سِر ہو جائیں پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ اُن کے حق میں توہین وکسرِ شان ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو کیا معاذ اللہ اُن کی عظمت ان سے بھی گئی گزری ہے کیا اسی کا نام ایمان ہے حاش للہ حاش للہ۔ کیا جس نے کہا کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ انتہی۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا کیا اس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً ردّ و ابطال نہ کردیا۔ دیکھو

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ اے نبی اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ ملٰئکہ نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق

۹ چوتھی دشنام

پ ۵ ع ۱۰ آیت ۱۰ آیت ۱۱ آیت ۱۲ قرآن کی بہت سی آیتیں تھانوی صاحب نے باطل کردیں

علیہ الصلاۃ والسلام کی بشارت دی اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ؕ
ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔ وغیرہا آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات
انبیا علیہم الصلاۃ والسلام والثنا میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجیے اور علم
غیب کی جگہ مطلق علم جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھیے کہ اس بدگوئے
مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ
بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر
انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو
دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو
اس میں حضور اور دیگر انبیا کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ
جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا
ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم کہا جائے پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم
کہوں گا تو علم کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان
کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے
تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں اس طرح کہ
اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے
انتہی۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں۔

مسلمانو دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو
گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل و علا کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا۔ **مسلمانو**
جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں
اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے
صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے اس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد
کرے باطل بتائے پس پشت ڈالے زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ کر چکا
وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں

اُس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں اور اگر ہے تو کیا جواب ۔ ہاں ان بدگویوں سے کہو کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملا چنیں چناں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات وبہائم مثلاً کتے سوئر کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا ۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع واذناب آپ کی تعظیم وتکریم وتوقیر کیوں کرتے دست وپا پر بوسہ کیوں دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً اُلّو گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا ۔ اس کی وجہ کیا ہے ۔ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص ۔ ایسا علم تو اُلّو گدھے کتے سوئر سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ ان سب کو عالم و فاضل چنیں وچناں کہا جائے پھر اگر آپ اس کا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علما کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو گدھے ۔ کتے ۔ سوئر سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہو اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے ۔ کتے ۔ سوئر میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے فقط **مسلمانو** یوں دریافت کرتے ہی بعونہ تعالیٰ صاف کھل جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جا بجا کیسا ردّ و باطل کر دیا **مسلمانو** خاص اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو ان پر خود ان کے اقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں ۔

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿﴾ اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کے لیے پھیلا رکھے ہیں

فا قرآن مجید اور ان کے خود اپنے اقراروں سے ثابت کہ یہ بدگو چوپایوں سے بھی بدتر گمراہ ہیں۔

پ ۹ ع ۱۲ الاعراف

بہت سے جن اور آدمی اُن کے وہ دل ہیں جن سے حق نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے وہ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔ اور فرماتا ہے
اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ ھَوٰىهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَھُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ اِنْ ھُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو اُن سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں۔

ان بدگویوں نے چوپاؤں کا علم تو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے علم کے برابر مانا اب ان سے پوچھیے کیا تمھارا علم انبیا یا خود حضور سید الانبیا علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا کے برابر ہے ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپاؤں سے برابری کر دی آپ تو دوپائے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے تو یوں پوچھیے کہ تمھارے استادوں پیروں ملانوں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپاؤں کے برابر ہوئے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو تو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تحریر کی رو سے چوپاؤں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ مسلمانو یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پرنور سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام پر ہاتھ صاف کیے گئے پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃً بالقصد رب العزۃ عز جلالہ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو خدارا انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے اُس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بدعتی یا ضال کہنا نہیں چاہیے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے

آیت ۱۵
پانچویں دشنام (اللہ کو دشنامیوں کی دشنامیں)
چھٹی دشنام
ساتویں دشنام

جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن و
تضلیل نہیں کرسکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب
تھا یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے کسی نے نیچے
ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا لہٰذا ایسے کو تضلیل و تفسیق
سے مامون کرنا چاہیے یعنی خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا معنی گنہگار بھی نہ کہو۔ کیا
جس نے یہ سب تو اُس نے کذب خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف
اس بے معنی اقرار کے قدرۃ علے الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف
صریح کہدیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ
خدا سے کذب واقع ہوا۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود
مسلمان ہو سکتا ہے **مسلمانو** خدارا انصاف ایمان نام کا ہے کا تھا تصدیق الٰہی کا۔
تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب تکذیب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔
جب صراحۃً خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے۔
خدا جانے مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوئے ان میں تو کوئی صاف صاف اپنے
معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انھیں اس کی
باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے۔ ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی
شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا اس کے کلام کو اس کا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو
کہ اس نے جھوٹ کہا اس سے وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے **غرض کوئی
ذی انصاف شک نہیں کرسکتا** کہ ان تمام بدگویوں نے مونھ بھر کر اللہ و
رسول کو گالیاں دی ہیں اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے واحد قہار جبار
عز و جلالہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں پیش نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ
تمہارا امتحان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا۔ ہرگز اللہ و
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تمھیں ان کی حمایت نہ کرنے دیگا
تم کو ان سے گھن آئے گی نہ کہ ان کی پچ کرو اللہ و رسول کے مقابل ان کی گالیوں

ف صریح دشنام

ف دنیا کے پردے پر کوئی کافر فرقہ بھی ہرگز ایسا کفر نہیں بکتا۔

میں نہمل و بیہودہ تاویل گڑھو للہ انصاف اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ استاد پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے شائع کرے کیا تم اس کا ساتھ دوگے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھوگے یا اس کے بکنے سے بے پرواہی کر کے اس سے بدستور صاف رہو گے نہیں نہیں۔ اگر تم میں انسانی غیرت انسانی حمیت ماں باپ کی عزت حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کروگے اس کے سائے سے دور بھاگوگے اس کا نام سن کر غیض لاؤ گے جو اس کے لیے بناوٹیں گڑھے اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے۔ پھر خدا کے لیے ماں باپ کو ایک پلے میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پلے میں اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول کی محبت و خدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لیے ان سات نعمتوں کی بشارت ہے۔ **مسلمانو** تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی و اضح البینات کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اٹھیں گے تمہارے رب عزوجل نے قرآن عظیم میں تمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے نقل فرمائے

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ج اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلٰى قَوْلِهٖ

ف دیکھو ایمان کی نظر لو کہ امتحان سے تمہارے نزدیک اللہ و رسول ﷺ ماں باپ استاد پیر سے بڑھ کر ٹھہرتے ہیں

پ ۲۸ ع ۷ آیت ۱۶

تعالیٰ) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ؕ
بیشک تمہارے لیے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سب سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ بیشک ضرور ان میں تمہارے لیے عمدہ ریس تھی اُس کے لیے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور جو مونھ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے یعنی وہ جو تم سے یہ فرمارہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور اُنکے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لیے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کر لی اور کھول کر کہدیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں ہم تم سے قطعی بیزار ہیں تمھیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرمارہا ہے مانو تو تمھاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سہی ہیں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف۔ جل وعلا وتبارک وتعالیٰ

یہ تو قرآن عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا۔ مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں اول بے علم نادان اُن کے عذر دو قسم کے ہیں۔
عذر اول۔ فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے اس کا جواب تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرمادیا کہ غضب الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذر دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں بھلا مولویوں کو کیوں کر کافر سمجھیں یا برا جانیں اس کا جواب

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

دوسرا عذر فلاں بدگو مولوی کلمہ گو ہے اسے کیونکر برا کہیں۔ ف یہاں دو فرقے ہیں ان دو فرقوں نے ان احکام قرآن کے خلاف اپنے پیش کئے ہیں۔ پہلا فرقہ جہلا۔ ان کا پہلا عذر ہے استاد رشتہ،

پ ۲۵ ع ۱۹ آیت ۱۷

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد۔ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور فرماتا ہے

آیت ۱۷ پ ۲۸ ع ۱۱

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انھوں نے اسے نہ اٹھایا اُن کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کیا بری مثال ہے ان کی جنھوں نے خدا کی آیتیں جھٹلادیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا اور فرماتا ہے

پ ۹ ع ۱۲ آیت ۱۹

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلَاَ ِالْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

انھیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہوگیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرتے سے اٹھالیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہوگیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ شاید لوگ سوچیں کیا برا حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت

میں ہیں اُن کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انھیں پکڑیں گے یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو۔ جواب ملے گا لیس من یعلم کمن لا یعلم جاننے والے اور انجان برابر نہیں[۱] بھائیو عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا۔ اُس وقت اُس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی۔ اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بدمذہبوں کے علماء۔ پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم۔ بھائیو علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے مونھ موڑا حضور کا نور[۲] کہ پیشانی آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں رکھا گیا اُسے سجدہ نہ کیا اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا دیکھو جب سے اس کے شاگردان رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں ہمیشہ لعنت اس پر بھیجتے ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہوگیا اور استاذی کا بھی۔ بھائیو۔ کرور کرور افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ **فرقہ دوم**

---

[۱] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ [۲] تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج ۲ ص ۵۵ زیر قولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا ان الملئکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبہۃ آدم تفسیر نیشاپوری ج ۳ ص ۷ سجود الملئکۃ لادم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان فی جبہتہ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو سجدہ کرنا اس لیے تھا کہ انکی پیشانی میں نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا ۱۲ منہ

معاندین و دشمنان دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا اور رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغوا و تلبیس و شیوۂ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے جائے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○[۱] یہ مسلمانوں کے دشمن اسلام کے عدو عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لیے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔ **مکر اول** اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے حدیث میں فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔ پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کیسے کافر ہو سکتا ہے **مسلمانو** ذرا ہوشیار خبردار اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدل سکتا اس مکر کا جواب ایک تو اُسی آیۂ کریمہ الٓمّٓ ○ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا۔ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا قرآن عظیم فرما رہا ہے نیز

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

۲۶ پ ۱۴ ع

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ

یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام

۲۰ ایرکی

---

[۱] حضرت شیخ مجدد الف ثانی مکتوبات میں فرماتے ہیں مجرد تقوہ بکلمہ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ما علم بالضرورۃ مجیۂ من الدین باید و بری از کفر و کافر نیز باید تا اسلام صورت بندد۔ ۱۲

پ ۲۸ ع ۱۳ آیت ۱

ہوئے ایمان ابھی کہاں تمہارے دلوں میں داخل ہوا اور فرماتا ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو اسے ہم مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی فعل منافی اسلام نہ صادر ہو۔ بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

پ ۱۰ ع ۱۶ آیت ۲۲ ۔ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ؕ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔ ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے اور ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمھیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ

کیسا ہی کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروربار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔ **اور فرماتا ہے** وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۚ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں انہ قال فی قولہ تعالیٰ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قال رجل من المنٰفقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا ومایدریہ بالغیب —— یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہوگئے (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر دُرِّ منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) **مسلمانو** دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہوگئے **یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں** جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اتم و اعلیٰ مذکور ہوئی۔ پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا

پارہ ۱۰ رکوع ۱۴ آیت ۲۳ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب سے منکر کو کافر فرمایا اگرچہ کلمہ پڑھتا ہو۔ ف اس آیت سے منکران علم غیب سبق لیں۔

ف مسئلہ علم غیب کا اجمالی بیان

پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم[۱] ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات الٰہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علما[۲] کے خلاف ہے۔ لیکن روز اول سے روز آخر تک کا ماکان و مایکون اللہ تعالےٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں کروڑویں حصے برابر تری کو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے ان تمام امور کی تفصیل **الدولة المكيه** وغیرہا میں ہے خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور انشاء اللہ العظیم بہت مفید تھا اب بحث سابق کی طرف عود کیجیے اس فرقہ باطلہ کا

مکر دوم یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ لا نکفر احدا من اهل القبلة ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث میں ہے جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو مونھ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے **مسلمانو** اس مکر خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کرکے اب صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے مسلمان ہے اگرچہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دے کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز ؛ اولاً اس مکر کا جواب

دوسرا مکر کہ اہل قبلہ کیونکر کافر ہو سکتے اور قرآن مجید کی بہت سی آیتوں سے اس کا رد

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ

پ ۲ ع ۶ آیت ۱۷۷

---

[۱] اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے ہیں ازاحتہ جوانح الغیب الجلا الکامل ابراد المجفون مسل الہداۃ جن میں پہلا انشاء اللہ تعالیٰ مع ترجمہ عنقریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد و باللہ التوفیق ۱۲ کاتب عفی عنہ

[۲] اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الفیوض المکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ میں ملاحظہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ کاتب عفی عنہ

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ۔ اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا موںھ
نماز میں پورب یا پچھم کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور
فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیا پر۔ دیکھو صاف فرمایا کہ ضروریات دین پر ایمان لانا ہی اصل
کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو موںھ کرنا کوئی چیز نہیں۔ **اور فرماتا ہے** وَمَا مَنَعَھُمْ
اَنْ تُقْبَلَ نَفَقٰتُھُمْ اِلَّآ اَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ
کُسَالٰی وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ ۝ وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا
مگر اسی لیے کہ انھوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے
اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے۔ دیکھو اُن کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انھیں کافر فرمایا
کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے فقط قبلہ کیسا قبلۂ دل و جان کعبۂ دین و ایمان سرور عالمیان
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے **اور فرماتا ہے** فَاِنْ تَابُوْا
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ
لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ مِّنْ بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ
دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ ۝
پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں اور ہم پتے کی
باتیں صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے اور اگر قول قرار کر کے پھر اپنی قسمیں توڑیں
اور تمھارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ باز
آئیں دیکھو نماز و زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انھیں کفر کا پیشوا کافروں کا سرغنہ
فرمایا۔ کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں اس کا بیان بھی سنیے

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ
غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِھِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّھُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰکِنْ لَّعَنَھُمُ

اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ٥ کچھ یہودی بات کو اس جگہ سے بدلتے ہیں
اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنیئے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبان
پھیر کر اور دین پر طعنہ کرنے کو۔ اور اگر وہ کہتے . . . ہم نے سنا اور مانا اور سنیئے اور ہمیں
مہلت دیجیے تو ان کے لیے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت
کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ کچھ یہودی جب دربار نبوت میں حاضر آتے اور حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنیئے آپ سنائے نہ جائیں۔ جس سے ظاہر تو
دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بد دعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ
دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے
لیے مہلت چاہتے تو رَاعِنَا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائے اور مراد
خفی رکھتے رعونت والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر **رَاعِيْنَا** کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب
پہلودار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح صاف کتنا سخت طعنہ ہو گی بلکہ انصاف کیجیے تو ان
باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہ پہنچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے
کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپاؤں سے علم
میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اُسے جھوٹا بتائے مسلمان سنی صالح
ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ثانیاً اس وہم شنیع کو مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بتانا حضرت امام پر سخت **افترا و اتہام**۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریمہ کی کتاب
مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں صفاته تعالیٰ فی الازل غیر محدثة ولا مخلوقة فمن قال
انها مخلوقة او محدثة او وقف فیها او شک فیها فهو کافر بالله تعالیٰ
اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں۔ نہ نو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انھیں مخلوق یا حادث
کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔ نیز امام ہمام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں من قال بان کلام الله تعالیٰ مخلوق
فهو کافر بالله العظیم جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے
ساتھ کفر کیا۔ شرح فقہ اکبر میں ہے قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انه قال

ف ــــ یہ امام اعظم پر افترا کرتے ہیں امام کا مذہب یہ ہے کہ کسی قطعی بات کا منکر کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ ہو۔

ناظرت اباحنیفۃ فی مسألۃ خلق القرآن فاتفق رائی ورأیہ علیٰ ان من قال بخلق القرآن فھو کافر وصح ھٰذا القول ایضاعن محمد رحمھم اللہ تعالےٰ

امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا یعنی ہمارے ائمہ ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع واتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے کیا معتزلہ وکرامیہ وروافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے نفس مسئلہ کا جزئیہ لیجیے امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوکذبہ اوعابہ اوتنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ جو شخص مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہوگیا اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے اس کی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کلمہ نہیں ہوتا سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفا شریف وبزازیہ ودرر وغرر وفتاوی خیریہ وغیرہا میں ہے اجمع المسلمون ان شاتمہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ مجمع الانہر و در مختار میں ہے واللفظ لہ الکافر بسبب نبی من الانبیاء لا تقبل توبتہ مطلقا ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔ جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہو اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اُسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ الحمد للہ یہ نفس مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے شرح فقہ اکبر میں ہے فی المواقف لا یکفر اھل القبلۃ الا فیما فیہ انکار ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات اھ ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز تکفیر اھل القبلۃ بذنب لیس مجرد التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیہ الصلاۃ والسلام اغلط فی الوحی فان اللہ تعالیٰ ارسلہ الیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبعضھم قالوا انہ الٰہ وان صلوا الیٰ القبلۃ لیسوا بموءمنین وھٰذا ھو المراد بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلے صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک مسلم ھ مختصرا یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے گا مگر ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علما جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو مونھ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا اللہ تعالیٰ نے انھیں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو مونھ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے یعنی جبکہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے۔ اسی میں ہے ......

ف ۔ ائمہ دین کی تصریح کہ تمام امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگو کو جو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔

اعلم ان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا علیٰ ما هو من ضروریات الدین کحدوث العالم و حشر الاجساد و علم اللہ تعالیٰ بالکلیات والجزئیات و ما اشبه ذلک من المسائل المهمات فمن واظب طول عمره علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمه سبحنه بالجزئیات لا یکون من اهل القبلة وان المراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لا یکفر ما لم یوجد شیٔ من امارات الکفر و علاماته ولم یصدر عنه شیٔ من موجباته

یعنی جان لو کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں۔ جیسے عالم کا حادث ہونا اجسام کا حشر ہونا اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات وجزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے ان کی مانند ہیں تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اور اُس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو۔ امام اجل سیدی عبد العزیز ابن احمد بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ علیہ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں ان غلا فیه رای فی هواه) حتے وجب اکفاره به لا یعتبر خلافه ووفاقه ایضا لعدم دخوله فی مسمے الامة المشهود لها بالعصمة و ان صلے الی القبلة واعتقد نفسه مسلما لان الامة لیست عبارة عن المصلین الی القبلة بل عن المومنین وهو کافر وان کان لا یدری انه کافر یعنی بد مذہب اگر اپنی بد مذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو

امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لیے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے ردالمحتار میں ہے لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر یعنی ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعت میں بسر کرے جیساکہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔ کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالامال ہیں رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کرلیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے وذلک ان الکفر بعضہ اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدے میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض[۱] تحیت و مجرد مقصود ہو نہ عبادت اور محض تحیت فی نفسہ کفر نہیں ولہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے گنہگار ہو گا کافر نہ ہو گا امثال بت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر بربنائے شعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی احتمال اسلام نہیں۔ اور میں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجدِ صنم کی توبہ باجماع امت مقبول ہے مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمۂ دین کے نزدیک اصلا قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے

ف: ان بدگویوں کے اقوال شرع میں بت کو سجدہ کرنے سے بدتر ہیں

---

[۱] شرح مواقف میں ہے سجودہ لھا یدل بظاھرہ انہ لیس بمصدق ونحن نحکم بالظاھر فلھذا حکمنا بعدم ایمانہ لا لان عدم السجود لغیر اللہ داخل فی حقیقۃ الایمان حتی لو علم انہ لم یسجد لھا علی سبیل التعظیم واعتقاد الالھیۃ بل سجد لھا وقلبہ مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفرہ فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ وان اجری علیہ حکم الکفر فی الظاھر اھ ۱۲ منہ

حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولے خسرو صاحب
دُرر و غرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و اشباہ و النظائر و علامہ عمر بن
نجیم خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ
مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب درمختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ العزیز الغفار
نے اختیار فرمایا بیدان تحقیق المسئلۃ فی الفتاوی الرضویہ اس لیے کہ
عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت
دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عنداللہ مقبول ہے کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو
دستاویز نہ بنالیں کہ آخر تو توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں نہیں نہیں توبہ سے کفر
مٹ جائے گا مسلمان ہو جاؤ گے جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے اس قدر پر اجماع ہے
کما فی ردالمحتار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم اُس فرقۂ بے دین کا **مکر سوم**
یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے 99 باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اُس
کو کافر نہ کہنا چاہیے **اولاً** یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر وضعیف جس کا حاصل یہ
کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے 99 بار بت
پوجے سنکھ پھونکے گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے 99 باتیں کفر کی ہیں تو
ایک اسلام کی بھی ہے یہی کافی ہے حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اُسے مسلمان نہیں
کہہ سکتا۔ **ثانیاً** اس کی رو سے سوا دہریے کے سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر
ہو تو تمام کافر مشرک مجوس ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار
سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجود خدا کے
قائل ہیں ایک یہی بات سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول
ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور
یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے
بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت و حشر و حساب و ثواب و عذاب و
جنت و نار وغیرہا بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں **ثالثاً** اس کے رد میں قرآن عظیم

ف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگوئی توبہ قبول نہ ہونیکا مسئلہ

ف غیر المکرر ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اور قرآن مجید کی آیتوں سے اسی کا انکار

کی وہ آیتیں کہ اوپر گزریں کافی ووافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی ونماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرمادیا کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوْ بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وہ مسلمان ہوکر اس کلمے کے سبب کافر ہوگئے کہیں فرمایا لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد حالانکہ اس مکر خبیث کی بناپر جب تک ننانوے ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہوجائیں صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح نہ تھا ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرۂ اسلام تنگ کردیا کلمہ گویوں اہل قبلہ کو دھکے دے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَا تَعْتَذِرُوْا عذر بھی نہ نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیر نیچر یا ندویہ لکچریا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

رابعًا اس مکر کا جواب

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو۔ تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے اور اللہ تمھارے کوتکوں سے غافل نہیں۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے عقبےٰ بیچکر دنیا خریدی تو نہ ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہو نہ ان کو مدد پہنچے۔ کلامِ الٰہی میں فرض کیجیے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک

ف ان لوگوں کے نزدیک خدا کی غلطی یا جلد بازی کہ اس نے دائرہ اسلام تنگ کردیا

پ ۱ ع ۱۰ آیت ۸۵

اسلامی عقیدہ ہے اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرمارہا ہے کہ وہ اُن ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اُس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنے ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا کہ ۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآن عظیم خود صریح کفر ہے۔ خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افترا اٹھایا انھوں نے ہرگز ایسا نہ فرمایا بلکہ انھوں نے بخصلت یہود یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ یہودی بات کو اُس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں تحریف تبدیل کرکے کچھ کا کچھ بنا لیا فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا للہ بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے ننانوے قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب پڑجائے سب پیشاب ہو جائیگا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب ڈال دو سب طیب و طاہر ہو جائے گا حاشا کہ فقہا تو فقہا کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ننانوے پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہوگا وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں (۱) عمرو اپنی ذات سے غیب داں ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (۲) عمرو آپ تو

ف فقہائے کرام نے فرمایا کیا تھا اور ان مفتریوں نے کیا بنا لیا

غیب داں نہیں۔ مگر جن علم غیب رکھتے ہیں ان کے بتائے سے اُسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے یہ بھی کفر ہے تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ (۳) عمرو نجومی ہے (۴) رمال ہے (۵) سامندرک جانتا ہاتھ دیکھتا ہے (۶) کوّے وغیرہ کی آواز (۷) حشرات الارض کے بدن پر گرنے (۸) کسی پرندے یا وحشی چرندے کے دہنے یا بائیں نکل کر جانے (۹) آنکھ یا دیگر اعضا کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے (۱۰) پانسہ پھینکتا ہے (۱۱) فال دیکھتا ہے (۱۲) حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے (۱۳) مسمریزم جانتا ہے (۱۴) جادو کی میز (۱۵) روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے (۱۶) قیافہ داں ہے (۱۷) علم زایرجہ سے واقف ہے ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے یہ سب بھی کفر ہیں[۱] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اتی عرافا او کاھنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولاحمد و ابی داود عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقد بری مما نزل علےٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۸) عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا تھا یہ اشد کفر ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (۱۹) وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہوگئے ہیں اس کا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہو گیا یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلومات الٰہی کو محیط نہیں قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ قَالَ فلان اعلم منہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ فحکمہ حکم الساب لنسیم الریاض (۲۰) جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اسے

---

[۱] یعنی جبکہ انکی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جائے جیسا کہ نفس کلام میں مذکور ہے ۱۲ منہ

الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت وتبعیت نہیں اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا یہ بھی کفر ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ ص عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا ٥ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(۲۱) عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہا اس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں سے بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط وتحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے پہلوئے کفر ہی مراد لیا۔ نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیب خدا یا تنقیصِ شانِ سید انبیا علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا میں صاف صریح ناقابل تاویل وتوجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اسے کفر نہ کہتا کفر کو اسلام ماننا ہوگا اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے ابھی شفا وبزازیہ ودرر بحر ونہر وفتاوی خیریہ ومجمع الانہر ودرمختار وغیرہا کتب معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر پر شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہودی منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل وتحریف کرتے ہیں وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ٥ شرح فقہ اکبر میں ہے قد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا الکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی فتاوی خلاصہ وجامع الفصولین ومحیط وفتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے اذا کانت فی المسألۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی والقاضی ان یمیل الی ذلک الوجہ ولا یفتی بکفرہ تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر

فھو مسلم وان لم یکن لا ینفعہ حمل المفتی کلامہ علےٰ وجہ لا یوجب التکفیر
اسی طرح فتاویٰ بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے
تاتارخانیہ و بحر و سل الحسام و تنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے لا یکفر بالمحتمل
لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نہایۃ فی الجنایۃ و مع
الاحتمال لا نہایۃ بحر الرائق و تنویر الابصار و حدیقہ ندیہ و تنبیہ الولاۃ و سل الحسام
وغیرہا میں ہے والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی
محمل حسن الخ دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال
میں مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں **فائدہ جلیلہ** اس تحقیق سے یہ بھی
روشن ہو گیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوی قاضی خاں وغیرہ میں جو اس شخص پر
کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا
کہے ملٰئکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے حکم کفر دیا اس سے مراد وہی
صورتِ کفریہ مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ
متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا
اطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے تو علم ظنی کی شق بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس
احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا
ادعا کفر نہیں بحر الرائق و رد المحتار میں ہے علم من مسائلھم ھنا ان
من استحل ما حرمہ اللہ تعالیٰ علی وجہ الظن لا یکفر و انما یکفر
اذا اعتقد الحرام حلالا و نظیرہ ماذکرہ القرطبی فی شرح مسلم
ان ظن الغیب جائز کظن منجم و الرمال بوقوع شیئ فی المستقبل
بتجربۃ امر عادی فھو ظن صادق و الممنوع ادعاء علم الغیب
والظاھر ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف ادعاء العلم اھ زاد
فی البحر الا تری انھم قالوا فی نکاح المحرم لو ظن الحل لا یحد بالاجماع
و یعزر کما فی الظہیریۃ وغیرھا ولم یقل احد انہ یکفر و کذا فی نظائرہ اھ

ف۔ غیب کے علم ظنی کا ادعا کفر نہیں اگرچہ بذریعہ نجوم یا رمل ہو۔

ضروری تنبیہ - احتمال کونسا معتبر ہوتا ہے

تو کیونکر ممکن کہ علما باوصف ان تصریحات کے ایک احتمال اسلام بھی نافی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں حکم کفر لگائیں لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کفر ہے جہاں بکثرت علم ذاتی وغیرہ ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہوکر خود زاہب و زائل ہوں گے اس کی تحقیق جامع الفصولین و رد المحتار و حاشیہ علامہ نوح و ملتقط و فتاوی حجہ و تاتارخانیہ و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ و سل الحسام وغیرہا کتب میں ہے نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون وغیرہا میں ملاحظہ ہوں و باللہ التوفیق یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات بس ہیں. جمیع ما وقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیہا بالجزم بالکفر یکون الکفر فیہا محمولا علی ارادۃ قائلہا معنے علموا انہ الکفر و اذا لم تکن ارادۃ قائلہا ذلک فلا کفر اھ مختصراً یعنی کتب فتاوی میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں **ضروری تنبیہ** احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے مثلاً زید نے کہا کہ خدا دو ہیں اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰهُ ای امر اللہ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہے یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں شفا شریف میں ہے ادعاؤہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل صریح لفظ میں تاویل کا دعوی نہیں سنا جاتا شرح شفائے قاری میں ہے ہو مردود عند القواعد الشرعیۃ ایسا دعوی شریعت میں مردود ہے نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ و یعد ہذیانا ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔ فتاوی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوی ہندیہ وغیرہا میں ہے و اللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ

من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا یہ تاویل نہ سنی جائے گی فاحفظ **مکر چہارم** انکار یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ اُن لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو اُن کی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا دیتا ہے اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر مونھ بنا کر چل دیے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجیے تو میں وہی کہے جاؤں گا۔ اور بیچارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر ہے کیا یہ در بطن قائل۔ اس کے جواب کو وہی آیۃ کریمہ کافی ہے کہ **یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم** خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے پیچھے کافر ہو گئے ع

ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں[1] جن میں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے انھوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار[2] چھپیں مدتہا مدت سے علمائے اہلسنت نے اُن کے رد چھاپے مواخذے کئے وہ فتوے[3] جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لیے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتوے[1] اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی

ف۔ اس فرقے کا چوتھا مکر انکار یعنی مکر جانا اور اس کے رد میں آیۂ کریمہ

---

۱ یعنی براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وکتب قادیانی وغیرہ ۱۲ کاتب عفی عنہ

۲ جیسے براہین قاطعہ وحفظ الایمان ۱۲ کاتب عفی عنہ

۳ یعنی فتوائے گنگوہی صاحب ۱۲ کاتب عفی عنہ

میں اُس کا اور مفصل رد چھپا پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اُس کا اور قاہر رَدّ چھپا اور فتویٰ دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوے کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے لوگ اس کا رد چھاپا کریں زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں۔ زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتوے کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اُسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا۔ اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں ۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان[1] میں کے سرغنہ کے پاس لے گئے۔ سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بیحد پیدا ہوئی دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھیے مگر اس وقت بھی نہ اُن تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا "میں مباحثے کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں۔ معقول بھی کر دیجیے تو وہی سکھے جاؤں گا۔" وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ ر جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ و اتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجیے کہ اللہ و رسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا

[1] یعنی تھانوی صاحب۔ ۱۲ کاتب عفی عنہ

ہی نہ ہوئے۔ یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ حیا دے

مکر پنجم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں جو گالیاں دیں ان سے باز آجائیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر۔ خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید اور بفحوای کریمہ یصدون عن سبیل اللہ یبغونھا عوجا راہ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دھاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا مولوی عبد الحیٔ صاحب کو کہدیا پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کو کہہ دیا شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انھوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولٰنا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم مغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ کو کافر کہہ دیا مولٰنا کو

اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے انھوں نے آیۂ کریمہ اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ م بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا پر عمل فرمایا خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ **انجاء البری عن وسواس المفتری** لکھ کر ارسال ہوا اور مولٰنا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اٹھایا کرتے ہیں اسکا جواب وہ ہے جو

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ o جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے اور **فرماتا ہے** فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ o ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ **مسلمانو** اس مکر سخیف وکید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہدیا کہدیا فرماتے ہو کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو کہاں کہدیا کس کتاب کس رسالے کس فتوے کس پرچہ میں کہدیا ہاں ہاں ثبوت رکھاتے ہو تو کس دن کے لیے اٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمھارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے

پ ۳ ع ۱۴

مسلمانو

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ o جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں **مسلمانو** آزمائے کو کیا آزمانا بارہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کیے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر مونھ نہ دکھا سکے مگر حیا اتنی ہے کہ وہ رٹ جو مونھ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا اب خدا اور رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یونہی بلاوجہ لوگوں کو کافر کہدیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہدیا ہوگا **مسلمانو** ان مفتریوں کے پاس ثبوت

پ ۱۸ ع ۸

کہاں سے آیا کہ مَن گڑھت کا ثبوت ہی کیا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ٥
ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر اُن کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری وہ بھی چھپا ہوا۔ وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا انھیں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کیے اور شائع فرمائے باایں ہمہ **اولاً** **سبحٰن السبوح** عن عیب کذب مقبوح " دیکھیے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اُس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انھیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتویٰ وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت **ثانیاً** "الکوکبۃ الشھابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفۂ حنفیہ میں چھپا جس میں نصوص جلیلۂ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالہ کتب معتمدہ اس پر ستر ۷۰ وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا صـ ۶۲ "ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم **ثالثاً** "سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیہ" دیکھیے کہ صفر ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد میں چھپا اُس میں اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین

ف۔ مذکوروں کی مطبوعہ کتابوں سے روشن ثبوت کہ یہاں دربارۂ تکفیر کس قدر اعلیٰ درجہ کی احتیاط ہے اور مفتریوں کی یہ تہمت

پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱ و ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات
سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے
اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں با ایں ہمہ
نہ شدت غضب دامنِ احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی وہ
اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات
اور قائل کو کافر مان لینا اور بات **ہم** احتیاط برتیں گے جب تک ضعیف سا ضعیف
احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے اھ مختصراً **رابعاً** ازالۃ العار بحجر الکرائم
عن کلاب النار۔ دیکھیے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ میں عظیم آباد میں چھپا اُس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس
باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری
دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے **خامساً** اسمٰعیل دہلوی کو
بھی جانے دیجیے یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح
دشناموں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت
سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۹۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاشَ للہ حاشَ للہ ہزار ہزار بار
حاشَ للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں[ع] یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک
مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ
(اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ
لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو
جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان
الاسلام یعلو ولا یعلی **مسلمانو** مسلمانو تمھیں اپنا دین و ایمان اور روز قیامت
و حضور بارگاہِ رحمٰن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید
احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افترا کتنی بیحیائی کیسا ظلم کتنی گھنونی ناپاک
بات۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے قطعاً
حق فرماتے ہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو کچھ چاہے کر

[ع] گنگوہی و انبہٹی اور ان کے اذناب دیوبندی۔ ۱۲ کاتب عفی عنہ

ع بے حیا باش و انچہ خواہی کن **مسلمانو** یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمھارے پیش نظر ہیں جنھیں چھپے ہوئے دس دس[10] اور بعض کو سترہ[17] اور تصنیف کو انیس[19] سال ہوئے اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستّر ستّر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جبتک ان کی ان دشناموں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) **اٹھتر ۷۸** وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی۔ حاش للہ مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوت خدا اور رسول ہے جبتک ان دشنام دہوں سے دشنام[1] صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام[2] نہ دیکھی سنی تھی اس وقت

---

[1] جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں ان کی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سُنّی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک وقیام میں شریک اہل اسلام ہوتے ۱۲ کاتب عفی عنہ

[2] جیسے گنگوہی صاحب و انبہٹی صاحب کہ ان کے اپنے قول کی نسبت میرٹھ سے سوال آیا تھا کہ خدا جھوٹا ہو سکتا ہے اس کے بعد معلوم ہوا کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں۔ پھر گنگوہی صاحب کا وہ فتویٰ کہ خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہے مسلمان

(باقی صد ۴۵ پر)

تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً اُن کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکا۔ ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر جو ایسے کہ معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضرور تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ہ کہدو کہ آیا حق اور مٹا باطل باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا اور فرماتا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ لاقف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج دین میں کچھ جبر نہیں حق راہ صاف جدا ہو گئی ہے گمراہی سے یہاں چار مرحلے تھے (۱) جو کچھ دشنامیوں نے لکھا چھاپا ضرور وہ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و دشنام تھا (۲) اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے (۳) جو انھیں کافر نہ کہے جو ان کا پاس

آیت ۳۲ پ ۱۵ ع ۹ آیت ۳۳ پ ۱۵ ع ۹

(صہ ۴۴ سے آگے) سنی صالح ہے جب چھپا ہوا نظر سے گزرا کمال احتیاط یہ کہ دوسروں کا چھپوایا ہوا تھا۔ اس پر وہ تیقن نہ کیا جس کی بنا پر تکفیر ہو جب وہ اصل فتوے گنگوہی صاحب کا مہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا یونہی قادیانی دجال کی کتابیں جبتک آپ نہ دیکھیں اس کی تکفیر پر جزم نہ کیا جب تک صرف مہدی یا مثیل مسیح بننے کی خبر سنی تھی جس نے دریافت کیا اتنا ہی کہا کہ کوئی مجنوں معلوم ہوتا ہے پھر جب امرتسر سے ایک فتویٰ اس کی تکفیر کا آیا جس میں اسکی کفریہ عبارتیں بحوالہ صفحات منقول تھیں اس پر بھی اتنا لکھا کہ اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو وہ یقیناً کافر۔ دیکھو رسالہ "السور والعقاب علی المسیح الکذاب" صہ ۱۸ ہاں جب اس کی کتابیں بچشم خود دیکھیں اس کے کافر مرتد ہونے کا قطعی حکم دیا ۱۲ کاتب عفی عنہ

لحاظ رکھے جو ان کی استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی انھیں میں سے ہے انھیں کی طرح کافر ہے قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا (۴) جو عذر و مکر جہال و ضلال یہاں کرتے ہیں سب باطل و ناروا و پادر ہوا ہیں۔ یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ عالی واضح و روشن ہو گئے جن کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیے اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی دوسری طرف شقاوت و جہنم ابدی ہے جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ **محمد رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا باقی ہدایت رب العزت کے اختیار ہے۔ بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین آغاز ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا لہٰذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کو **مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ** کے علمائے کرام و مفتیان عظام کے حضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب **حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین** میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ **مبین احکام و تصدیقات اعلام** جلوہ گر۔ الٰہی اسلامی بھائیوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ آمین۔ آمین۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ

وَاَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ ط

مندرجہ ذیل مخیر حضرات اور ادارے قابلِ تحسین و مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کی ارواح مبارکہ کے حضور ثواب نذر کرنے کے لئے "تمہید ایمان بآیات قرآن" کی اشاعت میں حصہ لیا

آل انڈیا سنّی جمیعتہ العلماء

۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

۳۔ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

۴۔ حضرت بابا بہاؤالدین شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بمبئی)

۵۔ سیدنا اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آل انڈیا سنی جمیعتہ العوام :۔ حضرت ابو الحسین احمد نوری مارہروی رضی اللہ عنہ

جناب یوسف و عبد المجید صاحبان :۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جناب محمد احمد ڈھوسا صاحب :۔ حضرت بابا بہاؤالدین شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جناب عباس بھائی (سی آئی ڈی والے) :۔ کل اُمتِ مرحومہ

جناب سید عبد الرحیم صاحب ساکن باندرہ :۔ والدین

سید صاحب ساکن مدراس :۔ کل اُمتِ مرحومہ

جناب نواب بھائی رضوی :۔ والدین

زوجۂ نواب بھائی :۔ سید اکبر مرحوم

جناب عبد الستار صاحب رضوی :۔ عثمان قاسم مرحوم راجکوٹیہ

جناب عبد اللطیف و عبد الرزاق مالکان ریلائیبل روڈویز :۔ والدین و دیگر اعزہ مرحومین

جناب حاجی ابراہیم صاحب :۔ بلال مرحوم

جناب ابو بھائی کاپڑیا صاحب :- صدیق عثمان مرحوم

جناب محمد اسلم خان صاحب :- جمن خان پیرو خان مرحوم

جناب یوسف منیار صاحب :- اعزہ مرحومین

جناب ابو بکر صاحب :- حاجی عیسیٰ حاجی اباجام کھٹور والے مرحوم

جناب صالح محمد صاحب :- ابو بکر رضوی مرحوم

بزم غلامان رضا گھوگھاری محلہ : حضرت سید تاج العلماء، سید العلماء رحمۃ اللہ علیہما

مصححین کے اسمائے گرامی

۱۔ جناب سید عبد العلیم صاحب قادری رضوی خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم قبلہ

۲۔ جناب سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم قبلہ

تمہید ایمان منگانے والے حضرات براہِ کرم پچاس پیسے کا ڈاک ٹکٹ بھیجیں